بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L.5254

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۱۰ صفر ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ

جلد ۴۷/۱۲ ۲۶ ظہور ۱۳۳۷ ہش ۲۶ اگست ۱۹۵۸ء نمبر ۱۹۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مشرقی پاکستان میں دو ماہ بعد پارلیمانی حکومت کی بحالی

عطاء الرحمٰن خان کی زیر قیادت عوامی لیگ کی مخلوط کابینہ آج صبح حلف اٹھا رہی ہے

ڈھاکہ ۲۵ اگست۔ مشرقی پاکستان میں عطاء الرحمٰن خان کی زیر قیادت عوامی لیگ کی مخلوط حکومت آج صبح حلف اٹھا رہی ہے۔ پروگرام کے مطابق نئی کابینہ نے صبح ساڑھے نو بجے حلف اٹھانا تھا۔ صوبائی گورنر جناب سلطان الدین احمد نے عطاء الرحمٰن خاں کو کل نئی حکومت بنانے کی دعوت دی تھی۔ یاد رہے عوامی لیگ مشرقی پاکستان میں پہلی بار ستمبر ۱۹۵۶ء میں برسر اقتدار آئی تھی۔ اس وقت سے جناب عطاء الرحمٰن خان تیسری بار وزارت اعلیٰ کے عہدے پر فائز ہو رہے ہیں۔ اور قیام پاکستان کے بعد سے یہ مشرقی پاکستان کی نویں وزارت ہے۔ صدر مملکت نے ۲۴ جون کو صوبے میں جو دفعہ ۱۹۳ نافذ کی تھی۔ گزشتہ رات بارہ بجے اس کی میعاد ختم ہو گئی۔ دفعہ ۱۹۳ کے دوران صوبائی گورنر نے چھ ماہ کے عرصہ کے لئے بجٹ کی منظوری دی تھی۔ یہ عرصہ ستمبر کے اواخر میں ختم ہوگا۔ لہٰذا ستمبر کے وسط تک صوبائی اسمبلی کے اجلاس کا انعقاد ناگزیر ہے۔

کرشک سرامک پارٹی کے لیڈر جناب ابو حسین سرکار نے کل ڈھاکہ میں ایک پبلک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے دعوے کیا۔ کہ اسمبلی میں انہیں اب بھی اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا میں نے اس دوران میں اس امر کا یقینی ثبوت فراہم کر دیا تھا۔ کہ ممبران کی اکثریت میرے ساتھ ہے۔

نیشنل عوامی پارٹی کے جنرل سیکرٹری محمود الحق عثمانی نے ایک بیان میں کہا پارٹی کی انتظامیہ کمیٹی کا اجلاس صوبائی اسمبلی کا اجلاس منعقد ہونے سے قبل بلایا جائے گا جس میں یہ طے ہوگا کہ نیشنل عوامی پارٹی کے ممبران اسمبلی نئی حکومت کی حمایت کے بارہ میں کیا رویہ اختیار کریں۔ کل گنتری دل کے قائمقام جنرل سیکرٹری نے صوبے میں پارلیمانی حکومت کی بحالی کا خیر مقدم کیا۔

نیویارک ۲۵ اگست۔ لبنان کے وزیر خارجہ مسٹر چارلس ملک نے کہا ہے کہ لبنان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے تعلقات بہتر ہوتے جا رہے ہیں۔

ہمرشولڈ آج رات عمان روانہ ہونگے

نیویارک ۲۵ اگست۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ آج رات عمان روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ جنرل اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد کے تحت مشرق وسطیٰ کی صورت حال میں استحکام پیدا کرنے کی غرض سے بعض عملی اقدام کی سفارش کریں گے۔ سفارشات مرتب کرنے سے قبل وہ عرب حکومتوں کے سربراہوں سے مشورہ کرنے کے لئے مشرق وسطیٰ کے دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔

کراچی ۲۵ اگست۔ جناب خواجہ شہاب الدین کو متحدہ عرب جمہوریہ میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ خواجہ صاحب آجکل سعودی عرب میں پاکستان کے سفیر ہیں۔

قافلہ قادیان کے حصول ویزا کے متعلق ضروری اعلان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

جیسا کہ بذریعہ اخبار الفضل بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ دفتر ہذا نے گورنمنٹ پاکستان کے ذریعہ حکومت بھارت سے دو سو افراد قافلہ قادیان کے لئے درخواست کی ہوئی ہے جس کی منظوری ابھی تک حکومت کی طرف سے موصول نہیں ہوئی۔ یہ بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ جو احباب اس قافلہ میں شریک ہونا چاہیں وہ اپنا پاسپورٹ اور ویزا وغیرہ خود تیار کر دائیں۔ اب اس تعلق میں مزید اعلان کیا جاتا ہے کہ چونکہ ویزا کا دفتر لاہور سے کراچی چلا گیا ہے۔ اور پھر ویزا کے حصول میں بھی بہت زیادہ مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ اس لئے جو دوست قافلہ کے تعلق میں ویزا کے حصول کے لئے کراچی جانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ اپنے کراچی پہنچنے کے وقت اور تاریخ سے محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ احمدیہ ہال۔ میگزین لین کراچی (فون نمبر ۳۴۰۸۰۶) کو قبل از وقت اطلاع کر دیں۔ تا کہ وہ ان کی رہائش اور ویزا کے حصول میں ان کی اخلاقی امداد کے لئے مقامی طور پر مناسب کوشش کر سکیں۔ اور جانے والے افراد کو اس سلسلہ میں زیادہ تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ فقط والسلام

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد
ناظر حفاظت مرکز ربوہ ۸/۱۸ ۵۸

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اگست

جھوٹا پروپیگنڈا

معاصر "نوائے وقت" ۲۲ اگست ۱۹۵۸ء کے "سر راہے" سے
"ایک مسلمان قصور" (نام لکھتے ہوئے ذرا شرماتے ہیں) سے لکھتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں اخبار نے امپروومنٹ ٹرسٹ کی طرف سے خلیفہ ربوہ کی زمین کی الاٹمنٹ پر تبصرہ کیا ہے۔ لیکن آپ کے اخبار نے ایک لفظ بھی نہیں لکھا آپ کو بھی اپنا تبصرہ کرنا چاہیئے
معلوم ہوتا ہے کہ قصور کے ایک مسلمان صاحب روزانہ اخبار نہیں پڑھتے ورنہ انہیں معلوم ہوتا کہ اس موضوع پر ادارتی نوٹ سب سے پہلے نوائے وقت میں ہی شائع ہوا تھا۔"
(نوائے وقت ۲۲ اگست)

ہم نے الفضل میں موقر معاصر کی توجہ اس طرف دلائی تھی۔ کہ وہ محکمہ متعلقہ سے صحیح حالات معلوم کر کے ملک و قوم کو ان سے مطلع کرے۔ اگرچہ ہماری نظر سے معاصر کی کوئی ایسی تحریر نہیں گذری۔ تاہم "نوائے وقت" میں غلام مجتبےٰ صاحب کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں اصل حقیقت بیان کی گئی ہے۔ اگر "سر راہے" نگار اپنے نوٹ میں اس مراسلہ کی طرف بھی اشارہ کر دیتے تو ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ ہو جاتا۔ ہمارا خیال ہے کہ شاید یہ مراسلہ ان کی نظر سے نہ گذرا۔ ورنہ نوائے وقت جیسے ذمہ دار اخبار سے اس قسم کی نظر انداز کی ہمیں توقع نہیں۔

ہمیں معاصر سے توقع ہے کہ وہ ایسی غلط فہمی کا ضرور ازالہ کرے گا۔ کیونکہ ہمیں بعض دوسرے اخبارات خاص کر دینی کہلانے والے اخبارات سے ہرگز یہ توقع نہیں ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف غلط فہمی کے ازالہ کی کوشش کریں گے۔ بلکہ ان سے یہ توقع ہے کہ وہ رائی کا پربت بنائیں گے۔

یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے ملک کے اکثر وہی لوگ جو ادعا رکھتے ہیں۔ کہ پاکستان میں اسلامی قانون کا نفاذ کرا کے چھوڑیں گے۔ وہی "جھوٹ" کو ہاتھوں ہاتھ لینے میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ جھوٹی خبریں تراش کر شائع کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

یہ درست ہے کہ یہ زمانہ پروپیگنڈا کا ہے۔ اور شاید آجکل کی سیاست یہی ہے کہ بڑے سے بڑا جھوٹ بولنا بھی جائز ہے۔ لیکن اگر "نعوذ باللہ" اسلام کی آبیاری بھی ایسے ہی پروپیگنڈا سے ہو سکتی ہے۔ تو ایسے اسلام سے لادینی ہزار درجہ بہتر ہے۔ سوال ہے کہ یہ دینی کہلانے والے اخبارات کونسا اسلام ہے جس کے اصولوں کا نفاذ ملک میں کرنا چاہتے ہیں۔ اگر تو وہ پروپیگنڈا والا یہی سیاسی اسلام ہے۔ تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ محمد رسول اللہ کے آوردہ اسلام سے یہ سخت دشمنی کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو سمجھنا چاہیئے کہ محمد رسول اللہ کا اسلام وہ ہے جس میں بغیر تحقیقات کے کوئی خبر اسی طرح آگے چلا دینا جیسی کہ سنی گئی ہے گناہ ہے۔ چنانچہ مشہور حدیث ہے کہ کفیٰ بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع۔ یعنی اتنی خبر بھی آگے چلانا جتنی سنی ہو کذب کی تعریف میں آتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں بڑی حکمتیں ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ خبر سرے سے ہی غلط ہو یا خبر تو صحیح ہو اس میں مبالغہ کیا گیا ہو۔ پھر ذرا سی لفظی تبدیلی سے خبر کیا سے کیا بن جاتی ہے۔ فرض کیجیئے یہ تمام مرحلے صحیح ہیں خبر صحیح ہے۔ اور اس میں کوئی تبدیلی بھی نہیں ہوئی۔ لیکن پھر بھی اسلامی احتیاط کا تقاضا یہ ہے۔ کہ تحقیقات کر لی جائے۔ اور اگر صحیح ثابت بھی ہو۔ تو پھر بھی یہ امکان باقی رہتا ہے۔ کہ ایسی خبر آگے چلانے سے ملک و قوم کو نقصان ہو سکتا ہے۔ خاصکر ایک دینی کہلانے والے اخبار کا فرض ہے کہ خواہ خبر مخالف کے متعلق ہی کیوں نہ ہو۔ اسلامی اخلاق کا تقاضا پورا کرے۔ ورنہ اسلام کا ادعا چھوڑ دے۔

جیسا کہ غلام مجتبےٰ صاحب کے مراسلہ مطبوعہ "نوائے وقت" سے واضح ہو جاتا ہے کہ جس طریقے سے یہ خبر شائع کی گئی ہے۔ اس میں ایک فیصدی بھی سچائی نہیں۔

اب دینی کہلانے والے اخبارات کا رویہ ملاحظہ فرمائیے۔ کہ کیا مجال ہے جو وہ اس مراسلہ کو اپنے کالموں میں شائع کریں۔ نوائے وقت ایک سیاسی اخبار ہے۔ اس کو "تجدید احیائے دین" کا دعوےٰ نہیں۔ اس کا کردار تو یہ ہے کہ اس نے بلا جھجک یہ مراسلہ شائع کر دیا ہے۔ لیکن دینی کہلانے والے اخبارات نے نوائے وقت ہی کی خبر لے کر بڑے بڑے تبصرے تو فرما دیئے۔ اب اگر ان میں ذرا بھی حق پرستی کا مادہ ہوتا۔ تو وہ یہ مراسلہ بھی شائع کرتے۔ اور اگر ان کی غلطی ہوتی۔ تو اس کو تسلیم کرتے اور معذرت کرتے۔ لیکن یہ اخلاق تو آج بے دینوں کو میسر ہوا ہے "تجدید احیائے دین" اور "اقامت دین" کرنے والوں کے نصیب کہاں؟

آپ لوگوں کے خیال میں ہم تو جھوٹے ہیں ہم نے (نعوذ باللہ) جھوٹا نبی مان لیا ہے۔ اگر ہم جھوٹ بولیں تو آپ کہہ سکتے ہیں۔ چلو جی یہ حضرات تو ہیں ہی جھوٹے نبی کو ماننے والے لیکن خدارا سوچو تو سہی آپ تو اپنے آپ کو "سچے" اسلام کا مدعی اور "سچے نبی" کے پیرو کہتے ہیں آپ تو خیر الانبیاء کی سنت کے احیاء کے دعویدار بنکر کھڑے ہوئے ہو لیکن آپ نے یہ سراسر جھوٹ کی آبیاری کا کیا طریق اختیار کیا ہوا ہے؟ کیا آپ دنیا پر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ بھی "نعوذ باللہ" جھوٹے ہی نبی تھے؟ اگر سچے ہوتے تو ان کو جھوٹ کا سہارا دینے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا سچائی کا محل جھوٹ کے ستونوں پر کھڑا کیا جا سکتا ہے؟

آخر جھوٹے نبی ماننے والوں اور سچے نبی ماننے والوں میں کچھ تو امتیاز ہونا چاہیئے۔ یہ بھی چھوڑیئے یہ کیا بات ہے کہ بقول تمہارے "جھوٹے نبی" کے ماننے والوں کو مٹانے کے لئے سچے نبی کو ماننے والے جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے جائیں اور ذرا نہ شرمائیں اور سچائی معلوم بھی ہو جائے۔ تو اوّل تو خاموشی اختیار کریں۔ ورنہ اور جھوٹ ملا کر سچائی کو ایسا گول کریں کہ استغفر اللہ
برادران ایسے سفید جھوٹوں سے آپ نہ صرف اپنا اعمال نامہ سیاہ کر رہے ہیں۔ بلکہ اسلام کے پُر نور چہرے پر بھی غبار کے تاریک پردے ڈال رہے ہیں۔

ذیل میں ہم معاصر "آفاق" سے ایک مراسلہ بلا تبصرہ نقل کرتے ہیں۔ اس سے ہمارے "اقامت دین" کا ادعا کرنے والوں کے کردار پر خوب روشنی پڑتی ہے فھو ھذا

"مکرمی! جماعت اسلامی کے مطبوعہ لٹریچر اور اس کے راہ نماؤں کی تقاریر میں جاہل لوگوں کو اخلاق حسنہ کی دعوت دی جاتی ہے۔ وہاں یہ دعوےٰ بھی کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت اسلامی کے کارکن بڑے مخلص اور اسلام کے سچے پیروکار ہیں۔ لیکن حال ہی میں مجھے اس سلسلہ میں ایک ذاتی تجربہ ہوا ہے جس کے پیش نظر میں یہ عرض کرنے پر مجبور ہوں۔ کہ جماعت اسلامی کے اعلان اور عمل میں بہت زیادہ فرق ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ حال ہی میں سرگودھا میں جماعت اسلامی کا ایک اجتماع ہوا تھا۔ جس میں اس جماعت کے سربراہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے بھی تقریر کی تھی۔ مودودی صاحب کی تقریر سے پہلے میں نے اپنے نام مکان وغیرہ کی مکمل تفصیل کے ساتھ جماعت کی سٹیج پر ایک چٹ لکھ کر بھیجی۔ کہ مجھے ہری پور روڈ سے سات سو روپے سے زائد رقم ملی ہے۔ میں نے جلسہ کے منتظمین سے یہ التماس کی تھی۔ کہ وہ اس امر کا اعلان کر دیں۔ تا کہ یہ رقم جس صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر مجھ سے حاصل کر لیں۔ لیکن جب اس امر کا اعلان کیا گیا۔ تو میں یہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا۔ کہ انہوں نے میرا نام و پتہ بتلانے کی جگہ یہ اعلان کیا کہ جماعت اسلامی والوں کو یہ رقم ملی ہے۔ جو ان کے دفتر میں محفوظ ہے۔

جماعت اسلامی والوں نے یہ غلط اعلان غالباً سستی شہرت حاصل کرنے اور دیانتداری کا سکہ جمانے کے لئے کیا تھا۔ شاید انہوں نے یہ سوچا تھا کہ رقم کا مالک ان کے دفتر میں پہنچے گا۔ تو وہ میرے پاس آ کر اسے رقم دلا دیں گے۔ اور اس طرح ان کی دیانتداری اور خدمت خلق کی دھاک بیٹھ جائیگی۔ یہ رقم اب تک میرے پاس پڑی ہے اور اس کا مالک ضروری تفصیل بتا کر حاصل کر سکتا ہے۔

سرگودھا محمد خان اعوان دوکاندار متصل برانچ شیل آئل کمپنی ہری پور روڈ"
(روزنامہ آفاق ۱۸ اگست)

یہ مضمون لکھا جا چکا تھا کہ محمن آباد کی اراضی کے متعلق حکومت کا پریس نوٹ بھی اخبارات میں آ گیا۔

ایک پادری کے اسلام پر چند اعتراضات اور انکے جواب

(از مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر ۳)

پہلی کتب کے حوالے

۱۔ حضرت موسیٰ سے سینکڑوں برس پہلے ختنہ کا حکم موجود تھا (پیدائش ۱۷/۱۲)۔ یہی حکم موسیٰ کی کتاب میں درج ہے۔ (احبار ۱۲/۳)

۲۔ زنا کرنے والی عورت جلائی جائے۔ (پیدائش ۳۸/۲۴)۔ یہی حکم احبار ۲۱/۹ میں مذکور ہے)

۳۔ سبت کا دن مقدس ہے پیدائش ۲/۳ یہی حکم کتاب خروج ۱۶/۲۵ میں درج ہے۔

ہندوؤں سے نقل

ہندو مذہب میں خدا کا ایک نام نارائن ہے۔ جس کے معنے ہیں روح پانی پر قیام کرتی ہے۔ (ستیارتھ پرکاش ب۱ ص۵۵) توریت کی پہلی کتاب میں لکھا ہے کہ خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی۔ (پیدائش ۱/۲)

ویدوں میں خدا کا نام اگنی ہے (ستیارتھ پرکاش ب۱ ص۱۳)

توریت میں لکھا ہے خدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔ (استثناء ۴/۲۴) ویدمیں خدا کا نام آفتاب ہے۔ (ستیارتھ ص۲۶) بائیبل میں بھی خدا کا نام آفتاب ہے۔ (زبور ۸۴/۱۱)

طلاق

منو ۹/۸۲-۸۰-۸۱ میں عورت کو طلاق دینے کی اجازت ہے یہی حکم حضرت موسیٰ کی کتاب استثناء ۲۴/۱ میں ہے کہ ناپسند عورت کو مرد طلاق دیوے —)

انسانی قربانی

منو ۵/۱۰ میں انسانی قربانی جائز ہے فینکی مذہب میں انسانی قربانی کی جاتی تھی (تاریخ مذہب ص۱۰۳) بائیبل میں بھی انسانی قربانی جائز ہے (احبار ۲۷/۲۹ پیدائش ۲۲/۲ قاضی ۱۱/۳۰-۳۲ ۲ سموایل ۲۱/۸) پس انسانی قربانی کا ماخذ منو اور فینکی مذہب ہے

آسمان پر جانا

پادری ٹسڈل صاحب کہتے ہیں کہ ہندوستان کے بت پرستوں میں افسانہ مروّج ہے۔ اور سنسکرت کی کتاب اندر گمنم یعنی (سفر بعالم اندر) اندر کو ہندو لوگ کرۂ باد کا خدا سمجھتے ہیں۔ اس میں ارجن کا آسمان کا سفر کرنا مذکور ہے اس نے اندر کا آسمانی قصر دیکھا۔ وہاں نہریں جاری ہیں۔ اس آسمانی باغ کے بیچ ایک درخت بھی ہے۔ اس کے پھل کو امرت یعنی حیات کا پھل کہتے ہیں (ینابیع الاسلام ص۱۶۴) پادری صاحب اس سے آنحضرت صلعم کے واقعہ معراج کا ماخذ نکالنا چاہتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید میں ایسا کوئی ذکر نہیں کہ بہشت آسمان پر ہے۔ ہاں عہد جدید میں ایسا مذکور ہے۔ کہ ایک آدمی تیسرے آسمان تک اٹھایا گیا۔ اس نے وہاں پہنچ کر فردوس میں ایسی باتیں سنیں ۲۔ کرنتھیوں ۱۲/۲-۴ اور لکھا ہے "اس زندگی کے درخت میں جو فردوس میں ہے پھل کھانے کو دوں گا" مکاشفہ ۲/۷) نیز حیات کے درخت کا ذکر کتاب پیدائش ۳/۲۲ میں بھی مذکور ہے اور حضرت مسیح کے متعلق لکھا ہے "خدا نے مسیح کو آسمانی مکانوں پر بٹھایا۔ افسیوں ۱/۲۰۔ ہمکو خدا کی طرف سے آسمان پر ایک ایسی عمارت ملے گی جو ہاتھ کا بنا ہوا گھر نہیں۔ ۲۔ کرنتھیوں ۵/۱) اور آسمان پر سفر کا عقیدہ زرتشتیوں میں تھا۔ (تواریخ بائیبل ص۱۴۷) بقول پلائنی مورخ زردشت حضرت موسیٰ سے ایک ہزار برس پہلے گزرا ہے۔ (مشرق کی نابود شدہ تہذیب ص۵۱) حضرت مسیح کا آسمان پر جانا اسی کی نقل ہے۔ پس صاف طور پر ظاہر ہے کہ یہ قصہ ہندوستان کے بت پرستوں سے حاصل کیا گیا ہے۔ نیز پادری ٹسڈل صاحب کہتے ہیں کہ پرانے ہندوؤں میں بھی اسی قسم کے آسمانی لڑکوں اور لڑکیوں کا خیال تھا اھل اسلام جن کو حور و غلمان کہتے ہیں۔ ہندو ان کو اپسرسیں اور گندھرو کہتے ہیں۔ چنانچہ منو کے دھرم شاستر کے باب ۷ آیت کا یہ ترجمہ ہے۔ "مالک زمین جب ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی آرزو میں باہم زور آزمائی کر کے جنگ کرتے ہیں تو آسمان کو جاتے ہیں۔ (ینابیع الاسلام ص۱۶۹) انجیل میں آسمان سے مراد خدا ہے (لوقا ۱۵/۱۸، ۲۱) آسمانی لڑکوں سے مراد خدا کے لڑکے ہیں۔ اور حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو خدا کے فرزند بتایا (استثناء ۱۴/۱) اس کی نقل میں زبور ۸۲/۶ میں لکھا ہے۔

"اور تم سب حق تعالےٰ کے فرزند ہو"

اس نقل کی نقل میں جناب یسوع نے خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا۔ ایلیاہ آسمان پر گیا۔ ۲۔ سلاطین ۲/۱۱ اس کی نقل میں حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پر چڑھایا گیا اور مریم صدیقہ بھی بقول رومن کیتھولک فرقہ آسمان پر تشریف لے گئیں۔ وہاں ان کی تاجپوشی ہوئی۔ (مسیحی تعلیم ص۱۵) پادری ٹسڈل کہتا ہے کہ جنات کا عقیدہ کا ماخذ زردشتی تعلیم ہے۔ (ینابیع الاسلام ص۱۶۷) اور آپ جن کے معنے شریر روحوں کے کرتے ہیں۔ (ینابیع ص۱۶۹) لیکن بائیبل میں اکثر شریر روحوں کا ذکر مذکور ہے۔ اور بھوت و دیو وغیرہ کا بھی دیکھو ایک شریر روح خدا کی طرف سے تجھے ستاتی ہے۔ اسموایل ۱۶/۱۴) بدروحیں متی ۸/۲۸، ۳۱ مرقس ۵/۱) ناپاک دیو کی روح لوقا ۴/۳۳ متی ۱۷/۲۱) یہ بھوت ہے متی ۱۴/۲۶ مرقس ۶/۴۹) معلوم ہو گیا کہ جنات وغیرہ کا عقیدہ زردشتی مذہب سے لیا گیا ہے۔ پھر لکھا ہے "ہندو دھرم رفتہ رفتہ بگڑ گیا۔ ویدوں کے لکھے جانے سے بیشتر دیوس پتر یعنی آسمانی باپ کی پرستش ہوتی تھی۔ یسوع مسیح ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ خدا کو ہم آسمانی باپ" کہیں جو ہندو اسطرح سے خدا کو پکارتا ہے۔ وہ اپنے آریا آباؤں کی نہایت قدیم دعا استعمال کرتا ہے۔ (ایشیائی مذہب کے حالات ص۱۱۲ شائع کردہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی مطبوعہ ۱۸۹۵ء) اس سے ظاہر ہے کہ خدا کو باپ کہنا مسیحی دین میں قدیم آریاؤں سے لیا گیا ہے۔

اسی طرح قدیم مصریوں کی کتاب الاموات میں اعمال تولنے اور ترازو کا ذکر ہے (ینابیع الاسلام ص۱۳۶) یہی ذکر ایوب کی کتاب میں ہے چنانچہ لکھا ہے:۔

"تو وہ مجھے ٹھیک ترازو میں تولے اور خداوند میری دیانتداری کو دریافت کرے (ایوب ۳۱/۶)

اور لکھا ہے:۔

"خداوند دانش کا خدا ہے اور اعمال اس کے آگے تولے جاتے ہیں"

(۱۔ سموایل ۲/۳)

اور پادری آرتھر کرانسٹھ ویٹ لکھتے ہیں۔ کہ قیامت یعنی روز انصاف کی اس تصویر کا جو مقدس یوحنا نے مکاشفے کے بیسویں باب میں کھینچی ہے۔ دانی ایل کی کتاب کی عبادت (۷/۹) کا ماخذ ہے (تفسیر ۲ کرنتھیوں ص۱۱۲) معلوم ہوا کہ یہ عقیدہ جزا و سزا وغیرہ قدیم مصریوں کی کتاب کی نقل ہے۔ اور یوحنا کا بیان دانی ایل سے نقل ہے۔

حضرت ابراہیم نے مال کا دسواں حصہ ملک صدق کو دیا۔ (پیدائش ۱۴/۲۰) بعد میں حضرت یعقوب نے مال کے دسویں حصہ کا دینے کا وعدہ کیا۔ (پیدائش ۲۸/۲۲) اس ہی کی تقلید میں حضرت موسیٰ نے مال کی دہ یکی مقرر کی۔ احبار ۲۷/۳۰) حضرت موسیٰ کا چہرہ چمکا (خروج ۳۴/۲۹، ۳۰) اس کی نقل میں حضرت مسیح کا چہرہ مبارک چمکایا گیا۔ (متی ۱۷/۲) ساؤل کی صورت بدل گئی۔ (۱۔ سموایل ۱۰/۶) اسی طرح حضرت مسیح کی صورت بھی بدل گئی (متی ۱۷/۲) وہ دوسری صورت میں دکھائی دیا مرقس ۱۶/۱۲) یہ سب حضرت موسیٰ اور ساؤل کی نقل ہے۔ قاضی ۶/۲۳ خداوند نے جدعون کو کہا سلام تجھ پر ہو خوف نہ کر حضرت مریم صدیقہ کو خداوند کے فرشتہ نے کہا سلام تجھ کو جس پر فضل ہوا ہے خوف نہ کر (لوقا ۱/۲۸، ۲۹) یہ دونوں عبارتیں آپس میں ملتی ہیں۔ پادری صاحبان کے نظریہ کے مطابق لوقا نے قاضیوں کی کتاب سے نقل اڑائی ہے۔ ایلیاہ نے دعا کر کے ایک مردہ زندہ کر دیا۔ ۱۔ سلاطین ۱۷/۲۲ اس کی نقل میں حضرت مسیح کی طرف منسوب کیا گیا کہ آپ نے دعا مانگ کر ایک مردہ کو زندہ کر دیا۔ (یوحنا ۱۱/۴۱-۴۳) الیشع نبی نے نعمان کوڑھی کو اچھا کر دیا۔ ۲۔ سلاطین ۵/۱۴ لوقا ۴/۲۷) اس کی نقل میں حضرت مسیح کا کوڑھی کو اچھا کرنا لکھا گیا۔ (لوقا ۵/۱۳) حضرت یرمیاہ کہتے ہیں خداوند نے اپنا ہاتھ بڑھا کر میرا منہ چھوا اور خداوند نے مجھے فرمایا کہ دیکھ میں نے اپنی باتیں تیرے منہ میں ڈالی دیں۔ دیکھ آج کے دن میں نے تجھے قوموں پر اور بادشاہوں پر اختیار دیا کہ اکھاڑے اور ڈھاوے اور ہلاک کرے اور گرادے اور بنائے اور لگائے۔

(یرمیاہ ۱/۹، ۱۰)

داس کی نقل ہیں جناب مسیح ارشاد فرماتے ہیں۔ میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا ہے (متی ۱۱/۲۷ لوقا ۱۰/۲۲)

نبیوں کے کلام میں مطابقت

پادری ٹسڈل صاحب کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی بعض آیات کتب سابقہ سے مطابقت رکھتی ہیں اس لئے وہ الہامی نہیں بلکہ ان سے نقل شدہ ہیں۔ اگر ان کا یہ بیان درست ہے تو بائبل کی ایسی آیات کو بھی غیر الہامی ماننا پڑے گا۔ جن میں بہت سے نبیوں کے کلام میں مسلسل مطابقت پایا جاتا ہے۔ بطور نمونہ چند ایک آیات درج ذیل ہیں۔

(۱) خداوند کا شکر کرو اس کا نام لو۔ لوگوں کے درمیان اس کے کاموں کا بیان کرو (زبور ۱۰۵/۱)	(۱) خداوند کی ستائش کرو۔ اس کا نام لو۔ لوگوں کے درمیان اس کی قدرتیں بیان کرو یسعیاہ ۱۲/۴

نوٹ:۔ اس پر پادری جے علی بخش صاحب لکھتے ہیں کہ زبور کی یہ آیت لفظ بہ لفظ یسعیاہ سے لی گئی ہے (تفسیر زبور صنہ ۴۲۱) پادری صاحب کے اصول کے مطابق زبور کی یہ آیت الہامی نہیں کیونکہ یہی آیت یسعیاہ میں لکھی ہوئی موجود ہے۔

(۲) خداوند خدا رحیم اور مہربان قہر کرنے میں دھیما اور شفقت و وفا میں غنی ہے۔ خروج ۳۴/۶	(۲) خداوند رحیم و کریم ہے۔ وہ قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے زبور ۱۰۳/۸

نوٹ: مسیحی اصول کے مطابق زبور کی آیت الہامی نہیں کیونکہ یہ خروج کی نقل ہے

(۳) آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر قائم کیا جائیگا اور ٹیلوں سے اونچا کیا جائیگا۔ اور ساری قومیں اس کی طرف روانہ ہوں گی۔ (یسعیاہ ۲/۲)	(۳) لیکن آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر نصب کیا جائیگا اور سارے ٹیلوں سے اونچا کیا جائیگا اور امتیں اسکی طرف روانہ ہوگی۔ (میکاہ ۴/۱)

نوٹ:۔ میکاہ کی آیت الہامی نہیں کیونکہ یہ یسعیاہ سے نقل شدہ ہے۔

(۴) صیہون کھیت کی طرح جوتا جائیگا۔ اور یروشلم ڈھیر ڈھیر ہو گا۔ اور اس گھر کا پہاڑ جنگل کی اونچی جگہوں کی مانند ہوگا۔ (یرمیاہ ۲۶/۱۸)	(۴) صیہون تمہارے ہی سبب کھیت کی طرح جوتا جائیگا اور یروشلم تودہ تودہ بن جائیگا اور ہیکل کا پہاڑ جنگل کے اونچے مکانوں کی طرح ہو جائیگا (میکاہ ۳/۱۲)

مسیحی اصول کے مطابق یرمیاہ نے میکاہ کی نقل اڑائی ہے۔ پس دعوٰی الہام باطل ٹھہرا۔

(۵) زبور ۹۷/۱-۱۱ مقابلہ کرو۔
۱۔ تواریخ ۱۶/۲۲-۳۳
(۶) یسعیاہ ۳۷/۳۸ مقابلہ کرو۔
۲۔ سلاطین ۱۹/۴)
(۷) یسعیاہ ۳۷/۳۶ مقابلہ کرو۔
۲۔ سلاطین ۱۹/۳۵)
(۸) یسعیاہ باب ۱۵ و ۱۶ مقابلہ کرو
۲ سلاطین باب ۴۸)
(۹) یرمیاہ باب ۵۲ مقابلہ کرو
۲ سلاطین باب ۲۵)
(۱۰) زبور ۱۰۵/۸-۹ مقابلہ کرو ۱۔ تواریخ ۱۶/۱۵-۲۲
(۱۱) زبور ۱۱۸/۸-۹ مقابلہ کرو زبور ۱۴۶/۳ و یرمیاہ ۱۷/۵ سب کا نفس مضمون ایک ہی ہے طوالت کی وجہ سے ان حوالجات پر ہی اکتفا کرتا ہوں جس سے ظاہر ہے کہ ایک نبی کا کلام دوسرے نبی کے کلام کے ساتھ لفظ بہ لفظ مشابہت رکھتا ہے۔ اگر پادری صاحب کے اصول کو مانا جائے تو یہ لوگ ایک دوسرے کی نقل کرنے والے ٹھہریں گے۔ اور الہام کا دعوٰی باطل ہو جائے گا

سوال رسالہ مسیحی خادم بابت ماہ مارچ ۱۹۳۸ء میں بڑے غور و فکر کے بعد یہ سوال کیا گیا ہے:۔ "تمام مرزائیت وید۔ منو سمرتی و گیتا کے زمانہ و سن تصنیف سے واقف ہیں۔ طویل زمانہ بائبل مقدس اور ہر سہ کتب میں کب مطابقت زمانہ ہوئی۔ جنگلی درندوں اور وحشی باشندوں سے خائف لوگ سفر و سیاحت کے نام سے لرزاں تھے ہندوستان اور کنعان کے درمیان خونخوار باشندوں کے ملک تھے۔ یہ نقل کرنے کے لئے کون اور کس زمانہ میں عازم سفر ہوا۔ ہر سہ کی تعلیم کا اثر درمیانی ملکوں پر کیا تھا بت پرست تو پہلے ہی تھے اگر گیانی جی ان سب باتوں کو با تفصیل بیان کر سکیں تو ہم سے ہر لفظ کی تردید کا مطالبہ کریں (صنہ ۱۳)

جواب اگر مسٹر ڈبلیو بالڈگ صاحب اس بیان سے قبل پادری ٹسڈل صاحب کی کتاب "ینابیع الاسلام" کے مطالعہ کی زحمت گوارہ فرما لیتے تو انہیں اس سوال کے جواب سمجھنے آسانی رہتی۔ پادری ٹسڈل صاحب کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کے بت پرستوں سے اور منو کے دھرم شاستر وغیرہ سے بہت کچھ حاصل کرکے قرآن مجید میں درج کیا ہے۔ پس جس طرح ہندوستان کے عقائد اور تعلیم عرب تک پہنچ گئی۔ اسی طرح مصر یا کنعان میں بھی پہنچ سکتی

ہے۔ کتابوں کی سن تصنیف کا سوال تو ان سے کیا جا سکتا تھا۔ لیکن انہوں نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی وہ بغیر سن تصنیف بتائے اسلام پر اعتراض کرتے چلے گئے۔ آپ کا اعتراض تب درست ہوتا اگر قرآن مجید پر اعتراضات کرتے وقت ان کتابوں کا سن تصنیف بیان کیا ہوتا۔ جو آپ لوگ اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ وہی دوسروں کے لئے کیوں نہیں پسند کرتے۔ آپ خود کہتے ہیں کہ یہوواہ کا نام اس کے پرستاروں سے ہندوستان نے سن لیا (مسیحی خادم ماہ مارچ صنہ ۲۱) اور پادری ٹسڈل صاحب کہتے ہیں۔ ہاروت ماروت کا قصہ یہودیوں نے ہندوؤں سے لیکر تالمود میں درج کر لیا (ینابیع صنہ ۱۲۷) یہ بات تو ہم آگے چل کر ثابت کریں گے کہ وید پہلے کی کتاب ہے یا بائبل فی الحال یہ آپ لوگ مانتے ہیں۔ کہ ہنود اور یہود نے ایک دوسرے سے کچھ حاصل کیا۔ لیکن زمانہ کی مطابقت نہیں بتائی اور نہ ہی یہ بتایا ہے یہ نقل کرنے کے لئے کون اور کس زمانہ میں عازم سفر ہوا۔

قدیم کتابوں کا سن تصنیف بیان کرنا تو ایک طرف رہا۔ آپ لوگ بائبل کا سن تصنیف بیان نہیں کر سکتے بلکہ اس کے مصنفوں کا صحیح نام بتانے سے قاصر ہیں۔ خیر ہم آپ کی خاطر ان کتابوں کا بائبل سے قدیم ہونا ضرور ثابت کریں گے۔ چونکہ یہ مضمون مسیحیوں کے نظریہ سے لکھا جا رہا ہے۔ اس لئے اس کا تمام تر مواد مسیحی علماء کے حوالجات سے ہوگا تاکہ مسیحی بھائیوں پر حجت تمام ہو۔

اس مضمون میں مسیحی عالموں کے بیان درج کر چکا ہوں وہ سب یکساں طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ بائبل کے مختلف صحیفوں کی تعلیم اس سے قبل کی کتب میں مذکور ہے۔ وید۔ منو۔ گیتا وغیرہ اور بائبل کے مطالعہ سے یہ تو روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ ان کی تعلیم میں اشتراک ہے اگر تعلیم کے مشترک ہونے سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ ایک کتاب نے دوسری کتابوں سے نقل ماری ہے۔ تو یقینی طور پر یہ امر ثابت ہے کہ بائبل ویدوں سے سرقہ شدہ ہے۔ کیونکہ دونوں کی تعلیم میں اشتراک ہے تاریخی طور پر ثابت ہے کہ وید بائبل سے قدیم ہیں آج تک کوئی ایسی تحریر نہیں ملی جس سے یہ ثابت ہو کہ وید بائبل سے بعد کے زمانہ کے ہیں ہر عقلمند اس سے یہی نتیجہ اخذ کرے گا کہ بائبل ہی وید سے

لی گئی ہے۔ گو وید کا زمانہ بہت قدیم ہے لیکن پروفیسر میکس مولر کہتا ہے کہ وید مسیح سے ۱۵۰۰ برس پیشتر تصنیف کئے گئے (ویدوں کی اولیت ماہیت صنہ ۹ جسے کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا نے معرفت پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور شائع کیا) حضرت موسٰی کی وفات بقول مسیحی حضرات جو ریفرنس بائبل کے حاشیہ میں بتائی گئی ہے ۱۴۵۱ قبل از مسیح ہے اس سے معلوم ہو گیا کہ وید حضرت موسٰی کی حین حیات میں موجود تھے

عہد عتیق کب لکھا گیا

تاریخ مذہب جو عیسائیوں کی تصنیف ہے اس میں لکھا ہے:۔ "عہد عتیق کی کتابوں کے بہت سے زبردست عالموں نے بڑی تحقیق اور کوشش کے بعد اب یہ رائے قائم کی ہے۔ اور جسے اکثر تسلیم کرتے ہیں کہ سب سے پہلے صحف انبیاء قلمبند کئے گئے اور موسٰی کی کتابیں جن میں مختلف زمانوں سے تعلق رکھنے والے اصول اور قوانین پائے جاتے ہیں اور جو مختلف زبانوں اور ملکوں کے قصص اور روایات کا مجموعہ ہیں وہ بنی اسرائیل کے بابل میں جلاوطن کئے جانے کے بعد قلمبند کی گئی تھیں اسکے بعد میں تاریخی کتابیں لکھی گئیں۔ اور سب کے آخیر زبور۔ اخلاقی اور فلسفیانہ کتابیں ایوب کی کتاب وغیرہ اس لئے مؤرخ عہد انبیاء سے جو مسیح سے آٹھ سو سال پہلے کا ہے شروع کرتے ہیں۔ اگرچہ اسرائیلیوں کے زمانہ مابعد کی تاریخ میں بہت کچھ کتر و بیونت ہو گئی ہے حقیقت حال یہ ہے کہ اس سے تو کسی قوم کی تاریخ بھی نہیں بچ سکی (تاریخ مذہب صنہ ۱۰۶ شائع کردہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی مطبوعہ سنہ ۱۹۰۹ء)

منو دھرم شاستر

منو کے ماننے والے کہتے ہیں کہ پیدائش عالم کے آغاز میں منو سمرتی تصنیف کی گئی (ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ صنہ ۱۱) پادری جے۔ جے لوکس لکھتے ہیں "سر ولیم جونس کا خیال ہے کہ جس طوفان کا ذکر ہندوؤں کی قدیم کتابوں میں ساتویں منو کے زمانہ میں پایا جاتا ہے وہ منو۔ نوح کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ان دونوں کے ناموں یعنی منو اور نوح میں کچھ موافقت ہے۔ جس کے سبب سے سر ولیم جونس کی رائے غور طلب ہے (پیدائش کی کتاب کے مضامین کا مجموعہ صنہ ۴۲) اسکے علاوہ پادری بی۔ رائے صاحب لکھتے ہیں:۔ بائبل میں نوح کا طوفان ایک مشہور واقعہ ہے طوفان سے پیشتر خدا سے آگاہی پاکر نوح نے کشتی بنائی جسکے وسیلے سے آٹھ جانیں اور ہر جاندار کی نسل بچ گئی ہندوؤں کی عام کہانیوں کے مطابق جل پرلے کے وقت ویوسوت منو نے ایک کشتی بنائی جسکے وسیلے سے منو خود اور سات رشی کل آٹھ جانیں اور تمام جانداروں کی نسل بچ گئی۔ علماء گمان کرتے ہیں کہ بائبل نے نوح کو ہی ہندو کہانیوں میں منو کہا گیا ہے (۱) نوح اور منو کا کشتی بنانا (۲) دونوں کہانیوں میں آٹھ جانوں اور تمام جانداروں کا بچ جانا (۳) نوح اور منو دونوں کی کشتی کا ایک اونچے پہاڑ پر ٹک جانا (۴) طوفان کے بعد نوح اور منو دونوں کا سوختنی قربانی چڑھانا وغیرہ (دشنو کے دس اوتار صنہ ۸) پس منو سمرتی یعنی منو کی تصنیف بہرحال موسٰی علیہ السلام سے بہت قدیم کی ہے۔ ۱۹۳۰ء گیتا کی تصنیف۔ پادری برکت اللہ صاحب ایم اے لکھتے ہیں:۔ بھگوت گیتا قریباً دو ہزار سال ہوئے لکھی گئی اور اپنشد وغیرہ کی کتابیں ایک ہزار قبل از مسیح سے آٹھ سو سال قبل از مسیح لکھی گئیں (مسیحیت کی عالمگیری صنہ ۹۲ مطبوعہ ۱۹۳۰ء)

غانا (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں

ملک کے طول و عرض میں ۲۳۰ تبلیغی لیکچر، ۲۰ ہزار افراد تک پیغام حق کی اشاعت

۳۴۴ قصبات اور دیہات میں احمدی مبلغین کا دورہ - ۱۲۱ اشخاص کا قبول احمدیت

احمدیہ مشن غانا کی ششماہی رپورٹ - از جنوری تا جون ۱۹۵۸ء

(از مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری۔ بی۔ ایس سی شاہد مقیم غانا)

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر امیر احمدیہ مشن غانا نے ۲۹۱۷ میل کا سفر کیا۔ اور ۴۵ مختلف قصبات کا دورہ کر کے تبلیغی لیکچر دیئے۔ آپ نے قریباً یک صد معزز اشخاص تک انفرادی ملاقات کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچایا۔ کئی افسران حکومت سے بھی ملے۔ ماہ اپریل میں آٹھ افریقن آزاد ممالک کی کانفرنس منعقدہ اکرا کے موقع پر آپ نے نمائندگان کے لئے اچھی خاصی مقدار میں لٹریچر بھیجا۔

اسی طرح بیروت (لبنان) میں منعقد ہونے والی اسلامی کتب کی ایک نمائش کے لئے مشن کا شائع کردہ لٹریچر ارسال کیا۔

اس کے علاوہ آپ روزانہ صبح بعد نماز فجر درس قرآن کریم دیتے رہے۔ خطبات جمعہ میں اور عید الفطر اور عید الاضحیہ کے خطبات میں جماعت کے احباب کو نصائح اور تلقین فرمائی۔

مکرم امیر صاحب امارت کے فرائض کے ساتھ جماعت احمدیہ کے قائم کردہ تعلیمی اداروں کے جنرل مینجر کے فرائض بھی ادا کرتے رہے۔

محکمانہ اجلاسوں میں شرکت

۹ مارچ کو آپ نے وزیر تعلیم کی دعوت پر جنرل مینجر آف سکولز کی ایک میٹنگ میں شرکت فرمائی۔ جس میں پرائمری اور مڈل سکولوں کے نصاب اور دینی تعلیم پر غور کیا گیا۔ ۱۱ جون کو آپ کو وزیر تعلیم کی طرف سے مشنوں کے سربراہوں کی ایک اور میٹنگ میں بلایا گیا جو نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی آوارگی اور بد اخلاقی کی روک تھام کے سلسلہ میں اکرا میں منعقد کی گئی تھی۔ سوشل ویلفیئر آفیسر نے عوام کی فلاح و بہبود کے بارے میں مناسب اقدام کرنے کی اہمیت بیان کی۔ اس کے بعد وزیر تعلیم نے مکرم امیر صاحب سے خواہش کی کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ چنانچہ آپ نے مندرجہ ذیل مخرب الاخلاق امور کی اصلاح اور روک تھام پر زور دیا۔ ۱۔ ناچ اور بے ہودہ گانے۔ ۲۔ سینما۔ ۳۔ شراب نوشی۔ ۴۔ والدین کی اپنے بچوں کے متعلق عدم توجہ۔ ابتدا ہی ۵۔ نوجوان لڑکیوں کا لوگوں کے گھروں میں جا کر چیزیں فروخت کرنا۔ ۶۔ مردوں اور عورتوں کا آپس میں آزادانہ اختلاط۔ ۷۔ سکولوں اور کالجوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کا اکٹھے مختلف مقامات پر سیر و سیاحت کے لئے جانا۔ ۸۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کا بناؤ سنگار کر کے آوارہ پھرنا۔ ۹۔ نوجوان لڑکوں یا لڑکیوں کا بروقت شادی نہ کرنا یا مجبوریا۔ ۱۰۔ گندے اور فحش ناول کا مطالعہ۔ ۱۱۔ بعض نوجوان لڑکیوں کا غیر لوگوں کے گھروں میں رہ کر سکولوں میں تعلیم حاصل کرنا۔ ۱۲۔ سکولوں کے بعض ٹیچروں کی اخلاقی اور دینی حالت کا اچھا نہ ہونا جس کا برا اثر طلباء اور طالبات پر بھی پڑتا ہے۔ آپ نے نقائص کو بیان کر کے ان کے دور کئے جانے یا حتی الامکان کم کرنے پر زور دیا۔

آپ کے بعد دوسرے جنرل مینجرز اور مدعو اشخاص بھی بولے۔ ان میں سے اکثر نے مکرم امیر صاحب کی تجاویز سے اتفاق کیا۔ بالآخر تیرہ آدمیوں کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جس میں مکرم امیر صاحب کو بھی شامل کیا گیا۔ اس کمیٹی کے لئے قرار پایا کہ ہر تین ماہ کے بعد اجلاس کرے اور بے راہ روی کی روک تھام کے لئے ہر ممکن اقدام کرے۔

احمدیہ مشن کماسی

اس مشن کے انچارج مکرم ملک خلیل احمد صاحب اختر ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں آپ نے اپنے علاقہ Extra mural مختلف مقامات پر جا کر ۲۵ تقاریر کیں اور ۱۷ مقامات کا دورہ کیا۔

علاوہ ازیں آپ کو ایکسٹرا مورل سٹڈی ڈیپارٹمنٹ کے زیر اہتمام اسلامی فقہ اور اسلامی تمدن کے عنوانات پر دو لیکچر دینے کا موقع ملا۔ آپ نے اپنے مشن کی طرف سے ایک کتاب "لائف آف محمد صلعم" کو "ٹوئی" زبان میں شائع کیا۔ حال ہی میں اشانٹی سے ایک احمدی نوجوان فرنچ سوڈان میں گیا ہے۔ وہاں ایک شہر Bowoka میں اس نے تبلیغ شروع کی۔ جس کے نتیجہ میں وہاں احمدیہ جماعت قائم ہو گئی ہے۔ اس کے چالیس ممبر ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک مقام Asokora میں ایک مڈل سکول کھولا گیا ہے۔ اس طرح احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے لئے ایک ہوسٹل وہاں کے مشن کے زیر انتظام قائم کیا گیا ہے۔ مکرم اختر صاحب علاوہ تبلیغی کام کے احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں عربی اور دینیات کی کلاسیں بھی لیتے رہے۔

احمدیہ عربی سکول سویڈرو

اس سکول میں خاکسار بطور انچارج کام کر رہا ہے۔ سکول میں اس سال پندرہ نئے طالب علم داخل ہوئے۔ سکول کے سلیبس اور ٹائم ٹیبل کو نئے سرے سے ترتیب دی گئی۔ لائبریری کے لئے بہت سی کتب مصر سے منگوائی گئیں۔ تین عربی رسالوں کا الہلال۔ المجلہ (مصر سے) اور "البشریٰ" (ربوہ سے) سے اجرا کرایا گیا۔

وزیراعظم کو مبارکباد

وزیراعظم غانا کی ایک مصری عورت سے شادی کے موقعہ پر طول و عرض اور بیرونی مغرب ممالک سے وزیراعظم موصوف کو تحائف اور مبارکبادی کے پیغامات موصول ہوئے تو خاکسار نے اپنے سکول کی طرف سے مبارکبادی کے پیغام کے علاوہ سلسلہ کی ۶ کتب کا ایک سیٹ بطور تحفہ ارسال کیا جسے وزیراعظم موصوف نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

مارچ میں غانا کے غیر احمدی مسلمانوں کے مذہبی رہنما الحاج امام عباس اکرا سے تشریف لائے۔ انہیں سکول کی کلاسز کا معائنہ کرایا گیا۔

اکرا کانفرنس کے نمائندگان کو عید مبارک

اپریل کے وسط میں اکرا میں منعقد ہونے والی آٹھ افریقی ملکوں کی کانفرنس میں شامل ہونے والے پانچ عرب اسلامی ممالک تونس، مراکش، لیبیا، سوڈان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے نمائندوں کے نام عید الفطر کے موقع پر خاکسار نے سکول کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے عربی میں عید مبارک کا پیغام ارسال کیا۔ پیغام میں سکول کی غرض و غایت کے علاوہ مختصراً بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی ماموریت، جماعت کے موجودہ مرکز اور امام ایدہ اللہ اور جماعت کی عالمگیر تبلیغی سرگرمیوں کا بھی ذکر کیا گیا۔

یہاں کے انڈسٹریل سکول کے پرنسپل کی طرف سے سکول کے طلبہ کی مذہبی اور اخلاقی بہبود کے سلسلہ میں منعقد ہونے والی ایک میٹنگ میں جس میں مختلف عیسائی مشنوں کے سربراہوں کو بلایا گیا تھا۔ خاکسار کو بھی مدعو کیا گیا۔ خاکسار نے عام طلبہ کی اخلاقی تربیت اور مسلمان طلبہ کی مذہبی تربیت کے بارے میں بعض تجاویز پیش کیں۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں اور الہامات کی اشاعت

عید الاضحی کے موقعہ پر خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض چیدہ چیدہ الہامات اور سلسلہ کے مستقبل کے بارے میں بعض پیشگوئیوں کو خود سائیکلو سٹائل کر کے چار سو کی تعداد میں پمفلٹ تیار کئے۔ اور عید کے دوسرے روز یعنی اتوار کو یہاں کے پانچ بڑے بڑے گرجاؤں کے سامنے انہیں تقسیم کیا گیا۔ کچھ پمفلٹ کمرشل کالج کے طلباء اور سٹاف کو اور شہر کے اندر بھی تقسیم کئے گئے۔ نیز ڈاکخانہ اور دوسرے اہم مقامات پر بھی چسپاں کئے گئے۔ تین اشخاص کو تبلیغ کی۔ اور انہیں سلسلہ کی بعض کتابیں مفت پڑھنے کے لئے دیں۔

احمدیہ مشن اکرا

اس مشن کے انچارج مکرم عبدالرشید صاحب

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

رسالہ الفرقان کا "عیسائیت نمبر"

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک تازہ خطبہ میں توجہ دلائی ہے کہ اس ملک کے عیسائیوں کو بھی بہترین رنگ میں تبلیغ کی جائے۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"جماعت کے سب دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی کوشش اور جدوجہد اور نیک نمونہ کے ذریعہ عیسائیت کو شکست دینے کی کوشش کریں۔" (الفضل ۲۵ جولائی ۵۸ء)

اس ارشاد کی تعمیل میں رسالہ الفرقان شروع اکتوبر میں اپنا "عیسائیت نمبر" شائع کر رہا ہے جو بفضلہ تعالیٰ ٹھوس اور مدلل مضامین پر مشتمل ہوگا۔ انشاء اللہ۔ جس میں عیسائی صاحبان کو دعوت اسلام دی جائے گی۔ یہ نمبر الفرقان کے یکصد صفحات پر مشتمل ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ:۔

۱۔ اپنے قیمتی اور مفید مقالات سے جلد ممنون فرمائیں۔ اس قلمی جہاد میں شرکت بہت بڑا ثواب ہے۔

۲۔ اس نمبر کو عیسائیوں تک پہنچانے کے لئے اس کے متعدد نسخے خریدیں اور عیسائی صاحبان تک پہنچائیں۔

۳۔ رسالہ الفرقان کے مستقل خریدار بن کر ہمیشہ اپنے علمی معلومات میں اضافہ کریں۔

نوٹ:۔ "عیسائیت نمبر" کے صرف ایک پرچہ کے لئے ایک روپیہ بھجوائیں اور مستقل خریدار بننے کے لئے سال بھر کے لئے پانچ روپے مینیجر الفرقان کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ مضامین ایڈیٹر الفرقان کے نام بھجوائے جائیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

ایڈیٹر الفرقان ربوہ

ایک نیک نمونہ

مکرمی حافظ عبد الکریم صاحب فضل تاجر لاہور حال گولبازار ربوہ نے اپنے ایک نومولود بچے کی خوشی میں شکرانہ کے طور پر مساجد ممالک بیرون کے لئے مبلغ پچاس روپیہ دفتر ہذا کو عنایت فرمایا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

جملہ احباب جماعت خوشی کی تقاریب پر اسی طرح خانہ خدا کا حصّہ ادا فرماتے رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد غیر ممالک میں جابجا مساجد تعمیر کروائی جاسکتی ہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضرورت ہے

احمدیہ اسٹیٹس حیدرآباد ڈویژن کے مدارس میں دو۲ میٹرک پاس ٹرینڈ اساتذہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ سرکاری گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر اپنی درخواستیں ارسال کریں۔ یا دفتری اوقات میں خود ملیں۔ درخواستیں پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید)

شوریٰ انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع (منعقدہ ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۵۸ء) کے دوران میں مجلس شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے زعماء کرام کی طرف سے تجاویز جلد دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تا زیر دفعہ ۲۹ دستور اساسی مجلس انصار اللہ مجلس عاملہ مرکزیہ ان پر غور کر کے مجلس شوریٰ کے لئے ایجنڈا مرتب کر سکے۔

(قائمقام قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

کلرک کی ضرورت

دفتر مرکزیہ انصار اللہ کے لئے ایک کلرک کی ضرورت ہے جو میٹرک پاس محنتی۔ ہوشیار اور دیانتدار ہو۔ تنخواہ حسب گریڈ صدر انجمن احمدیہ ۵۰-۳-۸۰ مہنگائی الاؤنس ۲۰ روپے ماہوار دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب بتصدیق امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی۔ دفتر ہذا میں درخواستیں بھجوا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

احمدی گریجوایٹوں کی اطلاع کیلئے

پنجاب یونیورسٹی کی سینٹ کے نئے فیلوز کے انتخابات عنقریب ہو رہے ہیں۔ اس غرض کے تمام ایسے احباب کو جنہوں نے بی اے یا ایم اے یا کوئی اور ڈگری کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا اور ڈگری حاصل کر چکے ہوں اپنے تئیں ۱۸ اکتوبر سے قبل رجسٹر کروا لیں۔ اس کے لئے فارم رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی سے طلب فرما دیں ایسے اصحاب کو یہ فارم کسی I کلاس مجسٹریٹ۔ سول جج کسی ڈگری کالج کے پرنسپل یا یونیورسٹی کے ٹیچنگ ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کے سامنے پُر کرنا ہوگا اور ان سے اس غرض کے لئے سرٹیفکیٹ لینا ہوگا۔ نیز اپنی اصل ڈگری یا فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سول جج۔ کسی ڈگری کالج کے پرنسپل یا یونیورسٹی کے کسی تعلیمی شعبہ کے انچارج سے تصدیق شدہ ڈگری کی نقل ساتھ بھجوانا ہوگی۔ ساتھ دس روپے رجسٹریشن فیس کے طور پر بھجوانا ہوں گے۔

امراء اور پریذیڈنٹ اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ جملہ گریجوایٹس اصحاب سے رجسٹریشن کی درخواست ضرور بھجوا دیں۔

ہفتہ چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ ہال

جملہ مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور اقدس کی منشاء مبارک کی روشنی میں ۵۶ء کے اجتماع کی شوریٰ میں یہ طے پایا تھا کہ تعمیر دفتر مرکزیہ و ہال کے لئے کم از کم پچاس ہزار روپیہ جمع کیا جائے۔ مگر یہ کام ابھی تک تشنۂ تکمیل ہے ایسے وقتی اور ہنگامی قسم کے چندوں کو لمبے عرصہ تک پھیلاؤ دینا مناسب نہیں۔ لہٰذا جملہ اراکان کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ اور اس مقصد کے لئے ۴ تا ۱۰ ستمبر ۵۸ء ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ اس کو اس رنگ میں منائیں کہ نتیجہ گواہی دے کہ آپ ایک زندہ قوم کے زندہ نوجوان ہیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

متقی کون ہے؟

چوتھے پارے کے پانچویں رکوع میں متقیوں کی جو علامات بیان فرمائی گئی ہیں ان میں سے سب سے پہلی علامت یہ ہے۔ الذین ینفقون فی السرآء والضرآء۔

یعنی جو انفاق فی سبیل اللہ کا سلسلہ راحت اور تکلیف ہر دو حالتوں میں جاری رکھتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر تحریک جدید کے مجاہدوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"بے شک یہ دن قحط کے ہیں۔ مصائب کے ہیں۔ آفات کے ہیں۔ مگر دین کی خدمت کرنے والا ابھی تمہارے سوا کوئی نہیں۔"

پس جن دوستوں نے سال رواں کی موعودہ رقمیں مشکلات کے باعث تاحال ادا نہیں فرمائیں۔ وہ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلتے ہوئے اپنی ضروریات کو موخر کریں۔ اور سلسلہ کی ضروریات کو مقدم۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعلیٰ درجہ کے متقیوں میں انکا شمار ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان برائے امتحان کتاب کشتی نوح زیر انتظام شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ مرکزیہ کے زیر انتظام پچھلے امتحان کا نتیجہ جلد ہی شائع کیا جائے گا۔

آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ماہ ستمبر ۵۸ء کے آخری اتوار کو کتاب کشتی نوح کا امتحان ہوگا۔ تمام لجنات کو اس اعلان کے ذریعہ تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ میں اعلان کر کے امتحان دینے والی ممبرات کے نام ارسال فرما دیں

اگر کسی لجنہ نے کتابیں منگوانی ہوں تو براہ مہربانی بواپسی مطلع فرما دیں۔ کہ کتنی کتابیں بذریعہ وی۔ پی بھجوائی جائیں۔ ایک کتاب کی قیمت ۸ ؍ ہے (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

کیا آپ مُردوں سے بات کر سکتے ہیں؟

(منقول از نوائے وقت لاہور مورخہ ۲۰ اگست ۵۵ء)

ذیل کا مضمون الفضل میں اس غرض سے شائع کیا جا رہا ہے کہ کوئی دوست اسلامی نقطۂ نظر سے اس سوال پر روشنی ڈالیں کہ آیا مردوں سے باتیں کی جاسکتی ہیں جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ اس معاملہ میں اسلام کا نقطۂ نظر بھی تقریباً وہی ہے جو عیسائی پادریوں نے انجیل کا نقطۂ نظر بتایا ہے۔ روح کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لیکچر ("اسلامی اصول کی فلاسفی") میں جو وضاحت فرمائی ہے وہ اپنی جگہ صحیح ہے۔ ہم اس مضمون پر کسی آئندہ اداریہ میں کچھ عرض کریں گے۔

مادہ پرست اصحاب کا ادعا یہ ہے کہ جب انسان موت سے ہمکنار ہوتا ہے تو وہ واقعی مرجاتا ہے اور اس کا وجود ختم ہوجاتا ہے اس لئے کوئی شخص مُردوں سے بات چیت نہیں کر سکتا۔ مزید برآں مادہ پرستوں کے نزدیک موت نہ صرف ایک فیصلہ کن اور قطعی مرحلہ ہے بلکہ بعد الممات کسی اور عالم کا کوئی وجود نہیں اور خدا جنت۔ جہنم اور فرشتوں کی باتیں محض افسانہ ہیں۔ دوسری طرف روحانیت پرست اور مذہب پر یقین رکھنے والوں کا یہ دعویٰ ہے کہ موت کے وقت انسان مرتا ہوا نظر تو آتا ہے۔ لیکن درحقیقت اس کا صرف جسمانی وجود ختم ہوتا ہے اور روح باقی رہ جاتی ہے انہی میں سے بعض لوگوں کا یہ کہنا بھی ہے کہ اگر حالات سازگار ہوں تو کسی واسطہ کی مدد سے ہم مردہ لوگوں کی روحوں سے بات چیت کر سکتے ہیں۔

روحانیت پرستوں کے اس دعوے کی تائید ان تجربات کے نتائج سے بھی ہوتی ہے۔ جو فزیکل ریسرچ کی برطانوی اور امریکی سوسائٹی نے انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں کئے تھے۔ ان تجربات میں متعدد ممتاز امریکی اور برطانوی سائنس دانوں نے دلچسپی ظاہر کی۔ اور اس کے بعد اکثر نے یہ رائے ظاہر کی حیات بعد الموت کا تصور درست ہے البتہ بعض ایسے بھی تھے جو ان تجربات سے چنداں متاثر نہیں ہوئے۔ ان دونو قسم کے سائنسدانوں میں سر الیور لاج۔ سر ولیم کروکس ڈاکٹر ڈبلیو جے کرافورڈ۔ ڈاکٹر رچرڈ۔ ہاجس۔ ڈاکٹر ڈبلیو ایف پرنس۔ ولیم جیمز۔ اور پروفیسر جیمز۔ ہائی سلوپ شامل ہیں۔

جن "واسطوں" کے ذریعے مردہ لوگوں کی روحوں سے بات چیت ہوتی رہی ہے ان میں ڈی ڈی ہوم کا نام بڑا نمایاں ہے۔ ان کا ۱۸۸۶ء میں انتقال ہوا تھا اور انہوں نے اپنے محیر العقول کارناموں سے امریکہ اور یورپ میں تہلکہ مچا دیا تھا کہا جاتا ہے کہ انہیں ہوا میں اڑنے۔ دوسری اشیاء کو ہوا میں اڑنے اور چھوئے بغیر ساز بجانے پر قدرت حاصل تھی۔ انہوں نے ہمیشہ سائنٹفک چھان بین کا خیر مقدم کیا اور کوئی شخص بھی انہیں فراڈ ثابت نہ کر سکا وہ اپنی غیر معمولی طاقت کو . . . . . اپنی روحانیت پرستی پر مبنی قرار دیتے تھے۔ اور ان کے مرتے دم تک کوئی اس کی تردید نہ کر سکا۔

مسٹر ہوم ہی کی طرح امریکہ کی مسز پائپر نے بھی بڑا نام پایا۔ (وہ مئی ۱۹۵۰ء تک زندہ تھیں۔ اس وقت ان کی عمر نوے سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ ان کے بارے میں کئی باتیں مشہور ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں کہ جب وہ انگلستان پہنچیں تو ان کی ملاقات سر آلیور لاج سے ہوئی جن کی پاکٹ بک کئی سال قبل گم ہو چکی تھی۔ مسز پائپر نے پہلی ملاقات میں بتا دیا کہ سر آلیور کی پاکٹ بک کہاں ہے اسی طرح ایک محفل میں مشہور سائنسدان پروفیسر ہائی سلوپ بڑی خاموشی سے ان کے پیچھے آکر بیٹھ گئے۔ مسز پائپر نے پیچھے کی طرف دیکھے بغیر پروفیسر ہائی سلوپ کو ان کا نام لے کر پکارا۔ پھر انہوں نے پروفیسر کے والد کا نام بتایا اور ان کی بعض ایسی خصوصیات کا ذکر کیا۔ جس کا علم اور کسی کو نہیں تھا۔ مسز پائپر برطانوی سائنس دانوں کی درخواست پر انگلستان آئی تھیں۔ اور یہاں انہوں نے ان سائنسدانوں کے لئے خاص نشستوں کا اہتمام کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سائنسدانوں نے مسز پائپر کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے چالیس برس تک انتھک جدوجہد کی اس عرصے میں ان کے خلاف تین ہزار صفحات پر مشتمل مواد جمع کیا گیا اور ڈیڑھ لاکھ ڈالر کے لگ بھگ رقم صرف کی گئی لیکن مسز پائپر کو ایک بار بھی غلط ثابت نہ کیا جا سکا وہ دور دراز مقامات پر مقیم افراد کی نقل و حرکت بڑی صحت اور آسانی کے ساتھ بتا دیتی تھیں۔ اسی پر بس نہیں وہ بالکل اجنبی لوگوں کے گھریلو معاملات کا ذکر بھی اسی روانی کے ساتھ کرتی تھیں جیسے وہ انہیں برسوں سے جانتی ہوں۔ کئی بار مسز پائپر کے سامان کی تلاشی لی گئی اور ان کی نگرانی کے لئے جاسوس متعین کئے گئے۔ لیکن کسی طرح یہ پتہ نہ چل سکا کہ ان کی حیرت انگیز معلومات کا سرچشمہ کیا تھا اور وہ کس طرح ان دیکھی باتیں بتا دیتی تھیں

پروفیسر ہائی سلوپ نے اپنی کتاب روحوں کے ساتھ "رابطہ" میں لکھا ہے۔

"ہر وہ ذہین شخص جس نے اس میدان میں تحقیق کی ہے۔ بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچا ہے کہ روحوں کا وجود ضرور ہے"۔ پروفیسر ہائی سلوپ کی یہ کتاب آج سے ۲۵ برس قبل شائع ہوئی تھی۔

امریکہ میں ڈیوک یونیورسٹی کے ڈاکٹر جے بی رائن نے بھی دور حاضر کے ممتاز سائنس دان تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اس دعوے کی تائید میں بڑے ٹھوس ثبوت مہیا کئے ہیں کہ انسانی جسم میں ایک غیر مرئی عنصر ہوتا ہے جو جسم کی موت کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔ روحانیت پرستوں کی یہ دلیل بھی خاصی وزنی ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب موت کے بعد حیات کے نظریہ پر متفق ہیں اور وہ روح کا وجود تسلیم کرتے ہیں۔ تاہم یہ عقدہ اس کے باوجود لاینحل رہ جاتا ہے کہ آیا مردہ لوگوں کی روحوں سے بات کی جاسکتی ہے؟

اس سلسلے میں مذکورہ بالا ڈی ڈی ہوم مسز پائپر اور متعدد دوسرے لوگوں کے بے شمار دعاوی اور تجربات سے قطع نظر انجیل کا موقف یہ ہے کہ مردوں سے بات نہیں کی جاسکتی۔ انجیل کے مفسرین کا کہنا ہے کہ موت کے بعد کسی شخص کا اس دنیا سے رابطہ باقی نہیں رہتا۔ اور اس سلسلے میں جو لوگ یہ دعوے کرتے ہیں کہ انہیں روحوں سے بات چیت میں کامیابی ہوئی ہے وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ وہ روحوں سے بات تو ضرور کرتے ہیں۔ لیکن وہ متعلقہ افراد کی روحیں نہیں ہوتیں بلکہ شیطانی اور بدروحیں ہوتی ہیں جن کا سربراہ شیطان ہے اور جن کے وجود کو تمام مذہبی کتابوں میں تسلیم کیا گیا ہے۔

انجیل کے مطابق ــــ یہ بدروحیں چونکہ انسانی شکل و صورت میں ظاہر نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے وہ جادوگروں اور واسطوں کے ذریعے انسانوں سے رابطہ قائم کرتی ہیں۔ انہیں دھوکا دیتی ہیں اور یہ ظاہر کرتی ہیں کہ وہ ان انسانوں کی روحیں ہیں جو کبھی اس زمین پر رہتے تھے۔ انجیل میں بتایا گیا ہے کہ یہ بدروحیں جو شیطان کے چیلے چانٹوں پر مشتمل ہیں۔ کرۂ ارض کے نواح میں سرزمین "میگاگ" میں قید ہیں۔

مسیحی عالموں کا کہنا ہے کہ مردہ لوگوں کی روحوں سے بات چیت محض ایک ڈھکوسلہ ہے اور ایک سچے مسیحی کو کبھی اس فریب میں نہیں آنا چاہیئے کیونکہ اس طرح اس کے شیطانی چکر میں پھنس جانے کا امکان رہتا ہے۔ ہم جن لوگوں سے محبت کرتے ہیں ان کی موت کے بعد ہم ان سے ملنے کے خواہشمند ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے واسطوں اور دوسرے ذرائع کا سہارا لینا غلط ہے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ ہم دوسرے عالم میں ان لوگوں سے ملاقات کر سکیں گے بشرطیکہ اس دنیا میں ہمارے اعمال نیک ہوں اور ہم خدا اور اس کے نیک بندوں کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں۔

یہ مضمون مسیحیوں کے ایک پندرہ روزہ تبلیغی رسالہ "اویک" (بیداری) سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ بروکلن نیویارک سے شائع ہوتا ہے۔ اور اس کا مقصد مسیحیت اور روحانی تعلیم کی تبلیغ ہے۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے

ضروری اعلان

مغربی پاکستان کے دریاؤں میں طغیانی کے سبب سے مختلف اضلاع سیلاب کی مصیبت سے دوچار ہیں۔ تمام متاثرہ اضلاع اور ان کے ملحقہ اضلاع کے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ متاثرہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز صاحبان کو اپنی خدمات پیش کر دیں۔ اور مصیبت زدہ لوگوں کی باقاعدہ تنظیم سے مدد کریں۔ اس قسم کے حوادثات اور مصائب کے وقت خدام کو اپنے حقیقی فرض خدمت خلق کو بلا لحاظ مذہب و ملت ادا کرتے ہوئے قربانی کا ایک نیک نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔

مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ
مرکزیہ۔ ربوہ

"جنگ کے امکانات موجود نہیں" ۔ خروشیف کا بیان

"فضا میں نہ گھنے بادل ہیں نہ ان میں بجلیاں کوندرہی ہیں"

ماسکو ۲۵ اگست ۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق روسی وزیر اعظم مسٹر نکیتا خروشیف نے کہا ہے کہ موجودہ وقت میں فضائے آسمانی پر نہ مطلع خراب ہے نہ جھکڑ آندھیاں ہیں اور نہ کوئی گھن گرج ہے بلکہ فضا بالکل صاف ہے ۔

مسٹر خروشیف نے یہ بات اس تقریر میں کہی جو ماسکو کے کل کے اخباروں میں شائع ہوئی ہے ۔ یہ تقریر انہوں نے ۱۳ اگست کو سمولینک کے مقام پر کی تھی ۔ اور مذکورہ بالا الفاظ انہوں نے اس سوال کے جواب میں کہے تھے کہ کیا جنگ کا امکان ہے ؟

مسٹر خروشیف نے اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے مزید کہا تھا کہ آج کی سرمایہ دار دنیا میں جو "پاگل لوگ" موجود ہیں ان کے بارے میں تو کوئی شخص کچھ نہیں کہہ سکتا البتہ مجھے آج کے دور میں فضا میں کوئی ایسے گھنیرے بادل دکھائی نہیں دیتے جن میں بجلیاں کوند رہی ہوں ۔ موصوف نے کہا کمیونسٹ ممالک کی سامراجی طاقتیں اس طرح تاک میں بیٹھی ہیں جس طرح بھیڑیوں کے گلے کے آگے پیچھے بھیڑئے جھپٹنے کے لئے تیار بیٹھے ہوں ۔ لیکن کمیونسٹ ممالک کے دفاعی انتظامات مضبوط اور مستحکم ہیں ۔

آخر میں مسٹر خروشیف نے کہا کہ امن اور کمیونزم کی طاقتیں اتنی قوی ہیں کہ وہ جنگ کے امکانات کو روک سکتی ہیں ۔

انڈونیشیا کی پالیسی تبدیل نہیں ہوگی

جکارتا ۲۴ اگست ۔ ڈاکٹر سوباندریو وزیر خارجہ انڈونیشیا نے کہا ہے کہ امریکہ سے اسلحہ حاصل کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انڈونیشیا کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی پیدا ہو گئی ہے ۔

صدر نے فیڈریشن کے بارے میں کوئی بات چیت نہیں کی

کراچی ۲۵ راگست ۔ صدر مملکت نے اپنے پریس اتاشی کے ذریعے "ڈان" کے اس الزام کی تردید کی ہے کہ صدر مملکت نے انقرہ سے واپس کراچی آتے وقت تہران میں شہنشاہ ایران سے پاکستان ۔ افغانستان اور ایران فیڈریشن کے قیام کے بارے میں بات چیت کی تھی ۔

جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم وفات پاگئے

کیپ ٹاؤن ۲۵ اگست ۔ مسٹر اسٹریجڈم وزیر اعظم جنوبی افریقہ ۶۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے وہ ایک عرصہ سے پھیپھڑوں کے مرض میں مبتلا تھے

غانا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں

(بقیہ صفحہ ۵)

لازمی ہیں ۔ آپ شہر میں چیدہ چیدہ اشخاص سے مل کر تبلیغ اسلام کا فریضہ بجالاتے رہے ۔

لجنہ اماء اللہ

مکرمہ اہلیہ صاحبہ الحاج مولانا بشیر صاحب عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم امیر صاحب کے ساتھ باہر جاکر عورتوں میں تبلیغی تقاریر کرتی رہیں ۔ اس کے علاوہ آپ روزانہ سکول کی لڑکیوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید پڑھاتی ہیں ۔

گنج مغلپورہ میں لیکچر بذریعہ میجک لیٹرن

اشاعت اسلام کیلئے جماعت احمدیہ کی گرانقدر مساعی کا

تصویری زبان میں اظہار

لاہور ۲۲ر اور ۲۳ر اگست کی درمیانی شب کو گنج مغلپورہ میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی ۔ اے قائم مقام وکیل المال تحریک جدید کے لیکچر بذریعہ میجک لیٹرن کا انتظام کیا گیا جس میں جماعت کے بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کے علاوہ بعض دیگر احباب نے بھی شمولیت اختیار کی ۔ مکرم چوہدری صاحب نے بذریعہ سلائیڈز موثر رنگ میں بتلایا کہ جماعت احمدیہ کا تحریک جدید کا نظام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایات کے ماتحت دنیا کے کونے کونے میں مبلغین بھجوانے، قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے اور انہیں نہ صرف عوام تک بلکہ حکومت کے سربراہوں تک پہنچانے اور جابجا مساجد تعمیر کروانے میں مصروف ہے ۔ اور اس کے نتیجہ میں ہر طبقہ کے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی آغوش میں آرہے ہیں ۔ جملہ سامعین نے کامل سکون اور دلجمعی سے لیکچر کو سنا ۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا ۔

(عبد الحکیم صدر حلقہ گنج مغلپورہ)